يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ
اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو (الحجرات)

عباراتِ اکابر

شیخ الحدیث امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ
نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

طبع دہم .... فروری ۲۰۰۵ء

نام کتاب .... عبارات اکابر

مؤلف .... امام اہل سنت شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجدھم

مطبع .... مکی مدنی پرنٹرز لاہور

تعداد .... گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت .... ۶۲/- (باسٹھ روپے)

ناشر .... مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ☆ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ☆ مکتبہ حقانیہ ملتان

☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار ☆ مکتبہ مجیدیہ ملتان

☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی ☆ اسلامی کتب خانہ اڈا کامی ایبٹ آباد

☆ مکتبہ العارفی فیصل آباد ☆ مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

☆ مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیو روڈ مینگورہ ☆ دار الکتاب عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ نعمانیہ کبیر مارکیٹ لکی مروت ☆ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ قاسمیہ جمشید روڈ نزد جامع مسجد بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ عقب فائر بریگیڈ اردو بازار گوجرانوالہ

☆ کتاب گھر شاہ جی مارکیٹ گکھڑ ☆ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک

"بانیٔ دارالعلوم دیوبند" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) خاتمیت زمانی اپنا دین وایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اس تہمت کے جواب میں ہم آپ پر اور آپ کے اہل ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں۔ الخ

(مناظرۂ عجیبہ ص۳۹)

اس عبارت میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے ختم نبوت زمانی کو اپنا دین وایمان قرار دیا ہے اور اس کے برعکس عقیدہ کی ان کی طرف نسبت کو ناحق تہمت کہا ہے اس کا مطلب بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو ختم نبوت زمانی کا منکر قرار دیا ہے وہ ان پر ناحق کی تہمت لگا رہے ہیں اور بے بنیاد بہتان باندھ رہے ہیں جس سے مولانا، موصوف علیہ الرحمۃ کا دامن بالکل پاک ہے یہ الگ بات ہے کہ ناحق تہمت لگانیوالے کا اس فانی دنیا میں کچھ علاج نہیں۔

(۲) حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلّم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں، علی الاطلاق کہیے یا بالاضافہ الخ (مناظرۂ عجیبہ ص۵۵)

(۳) ہاں یہ مسلّم ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے۔ (ص۹۹)

یہ عبارتیں بھی بالکل صاف اور واضح ہیں۔

(۴) بلکہ اس سے بھی بڑھ کر لیجئے (تحذیر الناس) صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر صفحہ یازدہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر لکھی جس سے خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالت مطابقی ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا الخ

(مناظرۂ عجیبہ ص۵۰)

مناظرہ عجیبہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قاسم العلوم بی ون ۱۳۰ کورنگی کراچی ۳۱

اعلانِ حق

اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی "تحذیر الناس" ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہے مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ (حسام الحرمین مطبوعہ ۱۹۷۵ء صفحہ ۲۰)

والقاسمیۃ المنسوبۃ الی قاسم النانوتوی صاحب تحذیر الناس وھو القائل فیہ ولو فرض فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل لو حدث بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذلک بخاتمیتہ وانما یتخیل العوام انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اھل الفھم الیٰ آخر۔

(حسام الحرمین طبع سنہ ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۹)

اصل حقیقت یہ ہے کہ عبارت "تحذیر الناس" کے مندرجہ ذیل تین فقروں میں تقدیم و تاخیر کرکے مسلسل بنائی گئی ہے۔ ناظرین خود ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

- بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔
- بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔
- عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

"فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم"

محذور اوّل

موصوف بالذات مؤخر بالزمان کیسے ہوسکتا ہے؟

جب کہ موصوف بالذات موقوف الیہ بالعرض کا ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ مقدم بالذات یا بالزمان ہو تاخر زمانی اس کو کیسے لازم ہے یہ فرمادیں کہ مقدم بالذات کو کیونکہ تاخر بالزمان لازم ہے؟

جواب محذور اوّل

مقدم بالذات کو تاخر بالزمان لازم ہوسکتا ہے

مولانا حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں علی الاطلاق کیسے یا بالانفس سو جیسے اس تقدیم و تاخر کے اجتماع کا تسلیم کرنا آپکے ذمہ لازم ہے اسی طرح موصوف بالذات بالنبوۃ کا تقدم اور پھر تاخر دونوں مجتمع ہو سکتے ہیں اتنا فرق ہے کہ یہ اجتماع جو آپ کی نزدیک منجملہ اجتماع المتضادین ہے ورنہ پھر اعتراض ہی کیا تھا یوں ہی قضیہ اتفاقی ہے اور میرے نزدیک قضیہ لزومی۔

اور اگر یہ غرض ہے کہ ملزوم ذاتی ہوتا تو تاخر زمانی جائز ہوتا لازم کیوں ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں لزوم ذاتی نہیں لزوم خارجی ہے اور لزوم خارجی میں ذات ملزوم مقتضی ذات لازم نہیں ہوتی معروض لازم اور محل وقوع قابل ہوتی ہے ورنہ لزوم ذاتی ہوتا لزوم خارجی نہ ہوتا اس لئے اس صورت میں لازم وجود خارجی ملزوم میں بالعرض ہوگا جس کے لئے بالذات کی ضرورت ہے سو جس کے لئے یہ لازم بالذات لازم ہے وہی علت بالذات لازم ہے پر علت وقوع لازم علی اللزوم الخارجی کو اور امر ہوتا ہے۔

محذور عاشر

نظیر خاتم بالفعل کا الزام!

خاتمیت زمانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجمع علیہ علماء امت ہے جسکی ضرورت سے قاسم کہتا ہے کہ یہ خاتمیت یوں بن سکتی ہے کہ ان چھ طبقہ والوں کو سابق خاتم مطلق ہے سمجھا جاوے مگر یہ نہ کہ ایسے ہی سمجھنا چاہئے تاکہ امکان نظیر ہاتھ سے نہ جائے کہ فعلیتہ کے دعوے کی گنجائش بھی ہو سکے کہ اگر کوئی مخالف اجماع پہ کمر باندھے تو کہوے کہ چھ اور بعد کو موجود ہو گئے ہیں اثر ابن عباسؓ سے ثابت اور قاسم کا عالم اس سے مثبت ۔

جواب

انعقاد اجماع کے لئے ایک ضروری شرط!

مولنٰنا! معلوم نہیں یہ اعتراض ہے یا عتاب ہے اعتراض کی تو کوئی بات اس میں سے نہ نکلی اگر نکلا تو غیظ و غضب ہی نکلا مولنٰنا! خاتمیت زمانی اپنا دین ایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اس تہمت کے جواب میں ہم آپ پر اور آپ کے اہل ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں اور تہمتوں کا کیا ذکر ہے اگر ہم یوں کہیں کہ آپ کے کلام سے بوئے انکار افضلیت آتی ہے تو بروئے انصاف غلط نہیں مگر کیا کیجئے آیت :۔ لئن بسطت الی یدک یاد ہے ۔

مولنٰنا! کچھ انصاف بھی چاہئے اگر کوئی شخص یہ پوچھ بیٹھے کہ انعقاد اجماع کے لئے

احتمال وجود انبیاءؑ بعد خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور ہے تاکہ اجماع سے اس احتمال کا بطلان ہو جائے مگر احتمال مذکور بعد تعیین وجود بنی آدم ہے سو اس زمین میں تو وجود آدم و بنی آدم مسلّم پر اور زمینوں میں تو بنی آدم کا ہونا ہی مسلّم نہیں جو اُن کی نسبت بھی آپ کی خاتمیت زمانی پر اجماع ہوا ہو تو ایسے شخص کے جواب میں ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ وجود نوع انسان طبقات سافلہ میں احادیث سے ثابت ہے وقت اجماع اہل اجماع کے تمام طبقات کے نوع انسانی پر نظر تھی پر آپ کیا جواب دیں گے ۔

آپ تو فرماتے ہیں کہ طبقات سافلہ میں انسان کا نشان نہیں اس صورت میں بجز اس کے اور کیا کہئے گا کہ افراد مقدرۃ الوقوع کی نسبتہ بھی آپ کی خاتمیت پر اجماع منعقد ہو لیا ہے لیکن آپ عنایت فرما کر اس کتاب کو ہمیں بھی تو دکھلائیں جس میں افراد مقدرۃ الوقوع اور انواع انسانی مقدرۃ الوقوع کا بھی ذکر ہے ۔

مولنٰنا! کچھ تو خیال فرمائیے درصورت ارادہ تاخر زمانی جملہ خاتم النبیینؐ قضیہ خارجیہ نہ ہوگا نہ مقدرۃ اس لئے کہ منجملہ افراد مقدرہ وہ افراد بھی ہیں جو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔

لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ

علیٰ ہذا القیاس حضرت ابراہیمؑ فرزند دلبند سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبتہ کچھ اسی قسم کا ارشاد ہے پھر معلوم نہیں افراد کی نسبتہ تاخر زمانی کیونکر بنے گا اور اہل اجماع نے کیا سمجھ کر اجماع کیا اور اسے بھی جانے دیجئے آپ خاتمیت مرتبی کو مانتے ہی نہیں خاتمیت زمانی ہی کو آپ تسلیم فرماتے ہیں خیر اگرچہ اس میں درپردہ انکار افضلیت تامہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم آتا ہے لیکن خاتمیت زمانی کو بھی آپ اتنا عام نہیں کر سکتے جتنا ہم نے خاتمیت مرتبی کو عام کر دیا تھا۔

حجیت اجماع حجیت قرآن سے کم ہے

وجہ اسکی یہ ہے کہ حجیۃ اجماع بہرحال حجیۃ قرآن شریف سے کم ہے اس سبب سے قرآن شریف کا عام اجماع کے عام سے اثبات عموم میں زیادہ نہ ہوگا تو کم بھی نہ ہوگا۔ قرآن شریف میں موجود ہے :-

الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم [1]

اور ظاہر ہے کہ بیان تمام نوع انسانی مراد نہیں افراد معدود مراد ہیں سو اگر یہاں یہ عذر ہے کہ قرینہ خارجیہ مخصص ہے تو وہاں بھی قرینہ خارجیہ مخصص ہے۔

غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دین محمدی بعد ظہور منسوخ نہ ہو علوم نبوت اپنی انتہا کو پہونچ جائیں کسی اور نبی کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو یہ احتیاج باقی نہ ہے سو ظاہر ہے کہ یہ احتمال اگر ہے تو جب ہی ہے جب کہ انبیاء مفروض الوجود بعد زمان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا فی زمان محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اس زمین میں پیدا ہوں کیونکہ ان کی گنجائش ہے اور اگر فرض کرو کسی اور زمین میں کوئی اور نبی معاصر خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو یا بعد زمان خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوں تو نہ اس تک کسی کو رسائی میسر نہ یہاں کے باشندوں کو اس کے اتباع کی گنجائش پھر کاہے کے لئے ان کی نسبت آپ کو بعد میں پیدا کیجئے اور کاہے کے لئے اس پر اجماع منعقد کیجئے ہاں قطع نظر غرض مذکور کے اگر محض تاخر زمانی بالذات موجب افضلیت ہوتا تو البتہ ایک بات بھی تھی مگر آپ ہی نہیں بلکہ اور سب خوب جانتے ہیں کہ محض تاخر زمانی موجبات افضلیت میں سے نہیں

[1] وہ لوگ جن کو لوگوں نے کہا کہ لوگ تم پر حملہ کے لئے جمع ہو گئے ہیں تم ان سے ڈرو

اگر ہوتی بھی تو اوقیت ہوتی مولینا! ہماری غرض کے قبول کرنے میں ساری باتیں ٹھکانے لگ جاتی ہیں اور آپ کے طور پر ایک مدعا بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔

میری غرض اس کہنے سے کہ خاتمیت زمانی یوں بن سکتی ہے کہ ان چھ طبقہ والوں کو سابق خاتم مطلق سے خاتم مطلق سے سمجھا جاوے ان لوگوں کا اسکات تھا جو خاتمیت زمانی مراد لیں اور پھر اثر مذکور کو مخالف آیۃ سمجھیں ظاہر ہے کہ موافق بعض تقریرات گذشتہ نبی کنبیکم بھی مثل جملہ آدم کآدم حکم بیان واقعہ گذشتہ ہوسکتا ہے پھر اس اثر کا معارض خاتم المرسلین کہنا کیونکر روا ہے۔

گذارش احوال واقعی

الغرض بطور جواب یہ احتمال بتلایا تھا بطور اظہار اعتقاد یہ گذارش نہ تھی جو آپ کہتے ہیں یوں کیوں نہ کہا کہ ایسا ہی سمجھنا چاہیئے اپنے اعتقاد کا حال تو اول تحذیر میں عرض کر چکا تھا جس میں سے تقریر ثانی کی موافق خاتمیت زمانی علی الاطلاق منجملہ مدلولات مطابقی لفظ خاتم ہو جائے گی بایں ہمہ اگر مجھ سے اس باب میں تقصیر ہوئی تو میں بلا دقت اب اس کو کہتا ہوں پر آپ سے جو بوجہ انکار توسط عروضی محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بالیقین انکار افضلیت تامہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم آیا اسکی تلافی تو بلا رجوع اور اعتراف غلطی سابقہ ممکن ہی نہیں۔

مولینا! فعلیت کے دعوے کی تو آپ یونہی تہمت لگاتے ہیں تاہم بر انہیں مانتے پر امکان نظیر کی بات مسلم لیکن آپ نے یہ خیال نہ فرمایا کہ خاتمیت زمانی سے امکان نظیر کیونکر ہاتھ سے جاتا رہے گا جو میں جزماً نہ کہتا اور یوں ہی احتمال نکال کر ٹال جاتا۔

مولینا! ہمارے دلائل ایسے پوچ نہیں اور نہ ہم اپنے دعوای میں ایسے حیران جو موافق

مثل مشہور الغریق یتعلق بکل حشیش آپ کی طرح ایسی نکمی دلیلیں بیان کرتے اور ایسی باتوں سے سہارا لیتے امکان نظیر تو مولٰنا! ایسے دلائل سے کہ آپ تنہا تو کیا اگر تمام گروہ مدعیین امتناع بھی اکٹھے ہوں تو انشاءاللہ تعالٰی جنبش نہ آئے اگر چھیڑ چھاڑ اپنا شیوہ تھا تو ہم آپ سے اول اسی مسئلے میں نبٹتے پر کیا کیجئے اپنی کم گوئی اور یکسوئی اوروں کی جرأت کا باعث ہوگیا پر اپنا یقین اوروں کی ہدایت کا سبب نہ بنا آپ کی صلاحت طبع اور انصاف کا کسی قدر سنے سنائے معتقد ہوں موافق الدین النصیحۃ یہ گذارش ہے کہ مولٰنا! عقیدہ کی بات ہے خدا تعالٰے کی قدرت کو تہمت استحالۂ ذاتی بٹہ نہ لگائیے زیادہ کیا عرض کروں آپ کے عشرۂ کاملہ کا نقصان تو ظاہر ہو ہی گیا پھر کاہے کے لئے قلم گھسائیے پر یہ گذارش مناسب وقت ہے کہ کامل تو یہ اعتراض ہیں جو سراسر ناقص ہیں ناقص کتنے ناقص ہوں گے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ط

حصہ دوم مکتوبات

مکتوب اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

از فقیر محمد عبدالعزیز عفا اللہ عنہٗ

بخدمت منبع العلوم والمکارم بل للعلماء خاتم جناب مولوی محمد قاسم صاحب دام ظلہم

السلام علیکم وعلٰی من اتبع الھدٰی من لدیکم

آپ نے جو رسالہ تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباسؓ تحریر فرمایا ہے اس عرصہ میں نظر فقیر سے گذرا تو اس پر بہت شبہات و محذورات وارد بر ذہن ناقص ہوئے کچھ کا جواب تو آپ کے جواب سے جو مولوی محمد علی[لہ] صاحب نزیل دہلی کے سوالات کا تھا ہوگیا مگر اکثر باقی رہ گئے اس واسطے استفسار ضرور ہوا امید کہ جواب سے مشرف فرمایا جائے

خاتم بمعنی موصوف بالذات پر اعتراضات

اوّل ــــ یہ کہ خاتم کے معنی موصوف بالذات جو آیت خاتم النبیین میں آپ کے نزدیک راجح ہیں اور بمعنی آخر النبیین مرجوح پس ایسا خاتم النبیین جو مطلق انبیاء کا خاتم اور منبع فیض ہو دوسرا ممکن ہے یا ممتنع بالذات یا بالغیر اسکی تصریح اس رسالہ میں نہیں اگرچہ اتنا تو موجود ہے کہ جب خاتم کے یہ معنی ٹھہرے تو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نہیں کہہ سکتے۔

لہ جناب مولانا محمد علی مونگیری مراد ہیں۔ صد افسوس کہ حجۃ الاسلام کی اس تحریر کی اشاعت بھی نہ ہوسکی ۱۲ مجیب

مناظرہ عجیبہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قاسم العلوم بے ون ۱۳۰ کورنگی کراچی ۳۱

اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علیٰ ان یخلق
مثلھم بلیٰ وھو الخلاق العلیم ؁

حضرت نانوتویؒ کی مشہور کتاب تحذیر الناس کے مشکل مقامات کی تشریح و توضیح پر

مناظرہ عجیبہ

از

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ العزیز

ترتیب جدید و عنوانات

مولانا حسین احمد نجیب (رفیق دار التصنیف دار العلوم کراچی)

ناشر

سید محمد معروف

مکتبہ قاسم العلوم ۱۴۰-جے-ون

کورنگی کراچی ۳۱

9/-

نام کتاب ـــــــــــ مناظرہ عجیبہ
تالیف ـــــــــــ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
ترتیب جدید ـــــــــــ حسین احمد نجیب
کتابت ـــــــــــ محمد رمضان
ناشر ـــــــــــ سید محمد معروف
طابع ـــــــــــ مشہور آفسٹ پریس

اشاعت اول جولائی ۱۹۷۸ء

ملنے کے پتے

۱:- مکتبہ قاسم العلوم بے ون ۱۴۰ کورنگی کراچی ۳۱
۲:- مکتبہ دار العلوم ڈاک خانہ دار العلوم کراچی ۱۴
۳:- ادارۃ المعارف ڈاک دار العلوم کراچی ۱۴
۴:- دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱
۵:- ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاہور
۶:- توحیدی کتب خانہ، گل محمد لائن چاکیواڑہ کراچی ۲
۷:- سید بک ایجنسی ریگل بس اسٹاپ صدر کراچی

فہرست مضامین مناظرہ عجیبہ

بغرضِ تحقیق لزوم یہ گذارش ہے کہ یہاں لزوم وجود ہے لزوم ذات نہیں علۃ ثالثہ مقتضی لازم معلوم ہے خود ذات ملزوم مقتضی اور علۃ نہیں اسلئے بلحاظ ملزوم تو جواز ہے پر بلحاظ علت موجب اللازم لزوم ہے مگر اقتضاءِ علۃ ثالثہ بھی وجود خارجی ہی میں منحصر ہے بلکہ خارجی اور ذہنی دونوں کو مشتمل نہیں ورنہ لزوم ذات بالمعنی الاخص نہ ہوتا تو بالمعنی الاعم تو ہو جاتا ہے۔

بہرحال لازم ذات کی دو قسمیں ہیں جہاں خود ذات ملزوم مقتضی لازمی ہوتی ہے وہاں تو جیسی ملزوم کے تحقق کو لازم کا تحقق لازم ہوتا ہے ایسے ہی ملزوم کے تصور کو لازم کا تصور بھی لازم ہوتا ہے اور جہاں مقتضی لازم کوئی امر ثالث ہوتا ہے اور پھر وہ امر ثالث علۃ ملزوم بھی ہو تو ملزوم اور لازم از قسم معلول علۃ ثالثہ ہوتی ہیں اور وجوداً اور ذہناً لازم یک دیگر رہتے ہیں اور ایک کے تصور کو اگرچہ واسطہ دوسرے کا تصور لازم نہ ہو پر دونوں کے تصور کو جزم بالملزوم لازم ہوتا ہے۔

تخلیق میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدم و مؤخر ہونا

اب سنئے کہ روح پر فتوح محمدی صلے اللہ علیہ وسلم جو اصل موصوف نبوت ہے۔ ارواح انبیاء باقیہ کے لئے علیہم السلام موقوف علیہ ہے اور اس وجہ سے آپ کو تقدم بالخلق لازم ہوا اگر مخلوقیت روحانی کو تولد جسمانی لازم نہیں اور آپ کے نزدیک لازم ہو تو ثابت کیجئے اور اوّل ما خلق اللہ نوری وغیرہ مضامین کی تغلیط فرمائیے۔

البتہ وجوہ معروضہ مکتوب تحذیر الناس تولد جسمانی کی تاخر زمانی کے خواستگار ہیں اس لئے کہ ظہور تاخر زمانی کے سوا تاخر تولد جسمانی اور کوئی صورت نہیں ہاں ایک صورت تھی کہ سب میں اوّل یا بعض سے اوّل آپ پیدا ہوتے اور نبوت آپ کو سب کے بعد

عنایت ہوتی اس صورت میں قطع نظر اس سے کہ باوجود مادہ قابل اور بلوغ اشد نبوت بالفعل کیوں نہ عطا ہوئی اور مرتبہ بالقوۃ کو باوجود شرائط فعلیہ عطا نہ ہوئی خرابی یہ لازم آئے گی کہ متبوع حقیقی ایک زمانہ دراز تک نبوت میں اوروں کے تابع رہیں یا یوں کہئے کہ اکمل افراد انس جن کی شان میں وارد ہے:۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

یوں ہی ایک زمانہ دراز تک مرفوع القلم رہے بہرحال توقف معلوم اگر ہے تو بین الارواح ہے بین الاجسام نہیں بین الاجسام اگر ہے تو اور توقف ہے جس سے تقدم و تاخر منعکس ہو جاتا ہے یعنی وجود روحانی میں تو حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موقوف علیہ اور ارواح جملہ انبیاء باقیہ علیہم السلام موقوف اور وجود جسمانی میں حضرت آدمؑ حضرت ادریسؑ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیل علیہ السلام آباء کرام محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موقوف علیہ اور جسم اطہر حضرت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موقوف۔

باقی رہا آنا، انت، ہو وغیرہ ضمائر کا اطلاق روح اور جسم دونوں پر عرف عام میں معروف ہے کبھی میں اور آپ آنا اور انت بہ نسبت اپنی یا کسی دوسرے کی روح کے بولتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس کبھی بہ نسبت جسم کے کبھی کہتے ہیں میں نے مارا یا مجھکو مارا اور ظاہر ہے کہ سب احکام جسمانی ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ مجھ کو غصہ آیا یا مجھ پر غصہ آیا یہ سب احکام روحانی ہیں علیٰ ہذا القیاس مصداق اسماء بھی عرف عام میں دونوں ہوتے ہیں سو میں نے ایک اسم واحد کے لئے تقدم ذاتی یا زمانی اور نیز تاخر زمانی اگر ثابت کر دیا تو کونسا محذور لازم آیا اور اگر لازم آتا ہے تو مجھ پر اور آپ پر دونوں پر لازم آتا ہے پھر یہ کونسا انصاف ہے کہ جواب وہی حرف میرے ہی ذمہ ہو اور اگر یہ سزا اس جرم کی ہے کہ میں نے

موقوف علیہ کیوں کہا اوّل ما خلق اللہ نوری کیوں نہ کہا تو اب سہی مگر پھر بھی وجہ اس تخصیص سزا کی اس جرم کے ساتھ بھی کچھ چاہیئے۔

محذور ثانی

نبوت خاتم عین خاتم یا مقتضائے ذات خاتم کیونکر ہو سکتا ہے

حضرت خاتم صلی اللہ علیہ وسلم وصف نبوت کے ساتھ ایسے موصوف بالذات غیر مکتسب من الغیر ہیں جیسے واجب الوجود تعالیٰ موصوف بالذات ہے اور معلوم ہے کہ وجود واجب الوجود عین ذات ہے کما ہو الحق یا مقتضائے ذات کما ہو عند المتکلمین ایس فرما دیں کہ نبوت خاتم کیونکر عین خاتم یا مقتضاء ذات خاتم غیر مکتسب من الغیر ہے۔

جواب

تمام لوازم ذات بالمعنی الاخص ناشی عن الذات ہوتے ہیں

لفظ کیونکر سے اگر سوال کیفیت مدّ نظر ہے تو آپ پہلے کیفیت عینیۂ وجود خداوندی یا کیفیت مقتضائیۂ وجود خداوندی بتلائیے پھر مجھ سے سوال کیجئے اور اگر استفسارِ علۃ عینیۂ ومقتضائیۂ ہے تو بھی اوّل آپ ہی ارشاد فرما دیں اور اگر کوئی مقدمہ بدیہی آپ کے نزدیک مخالف عرض احقر ہے اور تفصیل مخالفت یہ ہے کہ بقیاس وجود واجب میرے ذمہ عینیۂ یا مقتضائیۂ لازم ہے اور وہ مقدمہ اس کے مخالف خبر دیتا ہے تو اوّل اس مقدمہ

سے خبردار فرمایئے شاید بوجہ حدت یا صفائی ذہن آپ اس سے مطلع ہوں اور مجھ کو اسکی خبر نہ ہو کیونکہ آج تک اس لزوم اور مخالفہ سے میں مطلع نہیں۔

آپ اور نیز ماہران معقول اغلب یہ ہے کہ تسلیم فرمائیں گے اور بے وجہ ناحق کی حجتیں نکال کر دوبارہ مجھ کو نہ لو بنائیں گے لیکن جو انصاف کو کام فرمائیں گے اور فہم سے دست برداری نہ ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کو آپ بھی اور نیز تمام اہل حق اور اہل عقل بر سر و چشم ہی رکھیں گے کہ تمام لوازم ذات بالمعنی الاخص ناشی عن الذات ہوتے ہیں اور اس وجہ سے مرتبہ ذات میں مصداق لازم ذات کو ماننا ضرور ہے ورنہ نشو و نما اور خروج قبل وجود خارج لازم آئے گا۔

الغرض مخرج و مصدر میں بالمعنے الاخص وجود خارج وصادر قبل خروج و صدور ضرور ہے لیکن چونکہ بحث لزوم ہے تو یہ خروج و صدور مستلزم انعدام مصداق لازم فی مرتبۃ الملزوم نہ ہوگا ورنہ بالبداہت انفکاک ممکن ہوگا اس لئے کہ ماحصل لزوم اس وقت فقط اتصال متباینین ہوگا اور ظاہر ہے کہ اتصال متباینین قابلِ زوال اور ممکن الانفکاک ہوتا ہے اس صورت میں ضرور ہے کہ مرتبہ خارج مرتبہ مندمج فی الذات سے ضعیف ہوگا اور وہ شدید ورنہ تساوی علۃ و معلول فی الشدۃ والضعف لازم آئے گی اور یہ بات آپ خوب جانتے ہیں کہ صحیح ہے یا غلط۔

ہر بالعرض کے لئے کوئی بالذات چاہیئے

جب یہ بات ذہن نشین ہو چکی تو اب ہر بالعرض کے لئے کوئی بالذات چاہئے اور سنئے کہ عروض العوض اسی خروج اور خارج ہی کا طفیل ہوتا ہے امر خارج مخرج کے ساتھ انتساب ضرور رکھتا ہے اور اس وجہ سے اس کو فاعل کہیں تو بجا ہے اور معروض کے ساتھ انتساب وقوع رکھتا ہے

مناظرہ عجیبہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قاسم العلوم بی وَن ۱۴۰ کورنگی کراچی ۳۱

ان دونوں معنوں میں مجھ سے پوچھئے تو فرق ظہر و بطن ہے جکی طرف حدیث

لکل آیۃ ظہر و بطن[1]

مشیر ہے سو ظہر اور بطن میں اگرچہ اتنا فرق نہیں ہوتا جتنا سجادر اور بہادر میں ہے پر لاریب خوبی اور عدم خوبی میں شریک ہیں مثل سجادر بری نہیں جو جہل علماء کبار پر دلالت کریں، ہاں بعد استماع معنیین معنی اوّل پر بے وجہ ہٹ کرنا البتہ اسی امیر کا سا سجادر کو تسلیم کر لینا اور بہادر کو رد کرنا ہے۔

خاتمیت من کل الوجوہ کا ثبوت

مولانا! معنے مقبول خدام والامقام کو اگرچہ معنے مختار احقر کے سامنے دربارۂ اثبات افضلیت کچھ نسبت ہے نہ کچھ مناسبت کیونکہ تاخر زمانی افضلیت کے لئے موضوع نہیں افضلیت کو مستلزم نہیں افضلیت سے اس کو بذاتِ خود کچھ علاقہ نہیں اگر ہے تو بلحاظ امور دیگر ہے لیکن معنی مختار احقر سے باطل نہیں ہوتے ہیں ثابت ہوتے ہیں اس صورت میں بمقابلہ قضایا قیاساتہا معہا اگر منجملہ قیاسات قضایا ہامعہا معنے مختار احقر کو کہئے بلکہ اس سے بڑھ کر لیجئے صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر صفحہ یازدہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر لکھی ہے جس سے خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالۃ مطابقی ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا ہے، چنانچہ شروع تقریر سے

سو پہلی صورت میں تو تاخر زمانی بدلالت التزامی ثابت ہوتا ہے اور دلالت التزامی اگر دربارۂ توجہ الی المطلوب مطابقی سے کمتر ہو مگر دلالت ثبوت اور دل نشینی میں مدلول التزامی مدلول مطابقی سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے کہ کسی چیز کی خبر تحقیق اس کے برابر نہیں ہو سکتی کہ اسکی وجہ اور علت بھی بیان کی جائے اگر کسی شخص کو کسی عہدہ پر ممتاز فرمائیں تو اور امیدوار

---

[1] ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

قبل ظہور وجہ ترجیح بیشک غل مچائیں گے اور بعد وضوح وجہ علت پر مجال دم زدن باقی نہیں رہتی اور تو حضرات ملائکہ نے فقط انی جاعل فی الارض خلیفۃ[1]

سنکر کیا کیا کچھ نہ کہا حالانکہ یہ قول کسی ایسے ویسے سے نہ سنا تھا خداوند عدل سے سنا تھا مگر بعد ظہور وجہ ترجیح۔

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم[2]

ہی کہتے بنی خیر بات کہیں کی کہیں جا پڑی۔

حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یوں کہئے منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے اور نبیوں کی نبوّت پر ایمان ہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا یہی وجہ ہے کہ ان کو دربارۂ نبوّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستفید کہا ورنہ بروئے تحقیق سب برابر ہو جاتے اور کسی کو کسی پر افضلیت نہ رہتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور نبی کو ماننا پڑتا۔

چنانچہ بعد ملاحظہ عرض کمترین جو دربارۂ موجبات افضلیت جوابات محذورات عشرہ میں لکھ چکا ہوں، یہ عقدہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط توجہ و انصاف و کار فرمائے فہم منحل ہو جائیگا۔

پھر معلوم نہیں آپ کو اتنا رنج کیوں ہے اس بات میں کونسا عقیدہ مسلم میرے قول سے باطل ہو گیا کون سا رخنہ دین محمدی میں پڑ گیا ہاں یوں کہئے میرے محاکمہ سے عقیدۂ افضلیت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم درست و محکم ہو گیا مدعیان مساوات کلی کو جو بوسیلۂ اثر معلوم یہ دعوے تھا مجال دم زدن باقی نہیں رہی

---

[1] میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔
[2] تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے سکھایا ہے یقیناً تو جاننے والا اور حکمتوں والا ہے۔

ثبوتِ افضلیت کیلئے حدیث و اجماع کی ضرورت

البتہ عرض احقر قبول نہ کیجئے تو پھر مدعیان افضلیت
بعد اختیار خاتمیت زمانی بھی اس اثر کو باطل نہیں کر سکتی کیونکہ جملہ اسمیہ کی صدق کے لئے
کچھ زمان حال ہی ایسے مواقع میں ضرور نہیں زمان ماضی بھی کافی ہے چنانچہ

آدمؑ کا دھکڑ یا شاہ محمدؐ افضل الکونین

وغیرہ جنکی موضوعات زمانہ ماضی میں تھی اور ان کی تسلیم میں کسی کو گنجائش انکار نہیں
اس پر شاہد ہیں اور جب اثر مذکور باطل نہ ہوا تو پھر مدعی شش امثال کا منہ روکنے والا کون ہے
ہاں یہ اثر ضعیف الاسناد ہو تو مدعیان افضلیت کو کہنے کی گنجائش تھی۔

اب آپ خدارا بے رو و ریا ہو کر فرمایئے آپ یا اور صاحب جو اس کتر بین پر
دانت پیستے ہیں اس شبہ کا جواب دے سکتے ہیں بلکہ ایسی صورت میں تو ملحدوں کو انبیاء
سابقین اور اولیاء لاحقین میں سے جس کو چاہیں افضل کہنے کی گنجائش ہے کیونکہ تاخر زمانی،
سے بالبداہت افضلیت ثابت نہیں ہو سکتی کوئی اور ایسی نص کلام اللہ میں موجود نہیں، جو موجود
ہیں ان سے ثبوت افضلیت معلوم، اور اگر کوئی آیت ہو بھی تو مجھ کو توقع نہیں ہمارا آپ کا
ذہن وہاں تک پہونچے۔ بجز اس کے کہ حدیث یا اجماع کی طرف رخ کریں اور کیا ہوگا۔

لیکن آپ جانتے ہیں مسئلہ رویۃ اور مسئلہ تقدیر سے بڑھ کر یہ مسئلہ احادیث
و اجماع اہل سنت سے ثابت نہیں ہو سکتا جب انہیں مسائل کا انکار ہو چکا ہو تو اس باب
میں اجماع اور حدیث کی وہ لوگ کاہے کو سنیں گے بایں ہمہ کلام اللہ کا یقینا تاریخی شئی کہنا
ہی کیا ہوا۔ العرض معنے مختار احقر سے کوئی عقیدہ باطل نہ ہو گیا بلکہ وہ رخنہ جو درصورۃ اختیار

تاخر زمانی و انکار و منع خاتمیت مرتبی پر پڑتا نظر آتا تھا بند ہو گیا پھر تس پر خاتمیت زمانی
بھی مدلول خاتم النبیین رہی البتہ دو شقوں میں سے ایک شق پر تو مدلول التزامی اور دوسری
شق پر مثل انسان و فرس وغیرہ انواع حیوان یا مثل نجاست ظاہری و نجاست باطنی
انواع رجس مدلول مطابقی، بایں ہمہ پھر آپ کیوں مجھ سے الجھتے ہیں یہ بات تو قابل شکر
تھی نہ لائق شکایت۔

اور اگر بالفرض طریقہ مختار احقر سے یہ مطلب ثابت نہ ہوا تھا تو کوئی عقیدہ باطل
بھی نہیں ہوا تھا اگر کرنا تھا تو آپ کو افسوس ناتمامی تقریب احقر کرنا تھا اور اگر بن پڑتا
تو اتمام تقریب احقر ضرور تھا میں اب تک یہ حیران ہوں کہ مدعیان محبۃ نبوی صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کس لئے بر سر پرخاش ہیں ؎

کیوں خون کے پیاسے ہو تم ایمان ہماری ۔۔ اپنا تو کبھی قطرۂ آنسو نہ بہا تھا

مولانا! عرض احقر اگر ناگوار ہوتی تو ان لوگوں کو ناگوار ہوتی جنھوں نے دلیل دعوئے امکان نظیر میں اس حدیث
کو پیش کیا تھا اور عرض ان کی یہ تھی کہ منکر تو امکان ہی کے منکر تھے یہاں فعلیت موجود
ہے بطور احقر ان کی دلیل بے کار ہو گئی ان کا شیخ چلی کا سا گھر بنا بنایا ڈھے گیا برا مانتے
تو وہ مانتے لڑنے کو دوڑتے تو وہ دوڑتے آپ کے مکان کی کونسی اینٹ گر گئی تھی جو
یہ دوڑ دیک ہے۔

مولنا! اس تقریر سے وجہ اختیار و اظہار و اخبار معنی مختار تاثم گئے مگر آپ
پر خوب روشن ہو جائیں گے اور انشاء اللہ تعالےٰ اب آپ شکر ہی کریں گے شکایت نہ
کریں گے اور اگر اتفاقاً لغزش لفظی نہ ہوئی ہوگی تو نظر نہ کریں گے اصل مطلب کی صحت پر نظر فرمائیں گے
کیونکہ مسامحات لفظیہ سوا رخدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کس سے نہیں ہوئی اور کس کس سے نہ ہونگی
ہمہ دان نہیں ہیچمدان ہوں دانا نہیں ناداں ہوں ہاں حضرت پیر دستگیر کی دستگیری اور

مناظرہ عجیبہ

حجۃ الاسلام حضرت مولینا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قاسم العلوم بے ون ۱۳۰ / کورنگی کراچی ۳۱

اولیس الذی خلق السموٰت والارض بقادر علیٰ ان یخلق
مثلھم بلیٰ وھو الخلّٰق العلیم ط

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب تحذیر الناس کے مشکل مقامات کی تشریح و توضیح پر

مناظرۂ عجیبہ

از

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ العزیز

ترتیب جدید و عنوانات

مولانا حسین احمد نجیب (رفیق دار التصنیف دار العلوم کراچی)

ناشر
سیّد محمّد معروف
مکتبہ قاسم العلوم ، جے ون ۱۴۰
کورنگی کراچی ۳۱

9/-

نام کتاب ـــ ـــ ـــ ـــ مناظرہ عجیبہ

تالیف ـــ ـــ ـــ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رح

ترتیب جدید ـــ ـــ ـــ حسین احمد نجیب

کتابت ـــ ـــ ـــ محمد رمضان

ناشر ـــ ـــ ـــ سید محمد معروف

طابع ـــ ـــ ـــ مشہور آفسٹ پریس

اشاعت اول جولائی ۱۹۷۸ء

ملنے کے پتے

۱: مکتبہ قاسم العلوم بے ون ۱۴۰ کورنگی کراچی ۳۱

۲: مکتبہ دار العلوم ڈاک خانہ دار العلوم کراچی ۱۴

۳: ادارۃ المعارف ڈاک دار العلوم کراچی ۱۴

۴: دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

۵: ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

۶: توحیدی کتب خانہ، گل محمد لائن چاکیواڑہ کراچی ۲

۷: سید بک ایجنسی ریگل بس اسٹاپ صدر کراچی

فہرست مضامین مناظرہ عجیبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشات

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی خیر خلقہ سید الاولین والآخرین خاتم النبیین والمرسلین سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد حجۃ الاسلام مجدد الملۃ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ العزیز کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں علم وعمل کا وہ بحر ناپیدا کنار جسکی نظیر ان آخری دو صدیوں میں ملنا مشکل ہے، آپ کی تصنیفات بظاہر مختصر رسالوں کی صورت میں ہیں مگر ان صفحات میں جو علوم ومعارف سموئے ہیں اگر کوئی آدمی انکو صحیح معنی میں سمجھ کر پڑھ لے تو بلا تردید اسے بحر العلوم کا غواص عالم قرار دیا جا سکتا ہے۔

"مناظرہ عجیبہ" اگرچہ "تحذیر الناس" کی بعض عبارتوں پر علمی اعتراضات کے جواب اور اسی سلسلے کے چند مکاتیب پر مشتمل ہے، مگر چونکہ حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ العزیز کے سامنے یہ اعتراضات واشکالات پیش کرنیوالے حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب علم شخصیت تھے اس لئے اس سوال وجواب کے نتیجے میں "تحذیر الناس" کی ایک لاجواب شرح وجود میں آگئی، اور ساتھ ہی اہل علم کے اس باوقار علمی اختلاف کا اسلوب بیان بھی سامنے آتا ہے جو اہل علم کے اندازِ گفتگو کی وضاحت کرتا ہے۔

آج سے تقریباً دو سال پیشتر راقم نے اپنی کم مائیگی وبے بضاعتی کے اعتراف کیساتھ حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہٗ کے علمی نوادرات کو جدید طرزِ طباعت کے مطابق ڈھالنے کا ارادہ کیا اور سب سے پہلے "تحذیر الناس" سے اس کا آغاز کیا۔ اس میں عنوانات اور حواشی کے اضافہ کیساتھ کتاب میں پیراگراف بنا دیئے گئے، تاکہ ہر شخص کے لئے انکی استعداد کے

مطابق استفادہ میں قدرے آسانی ہو جائے، احقر کی کوتاہ نظری کے باوجود اہل علم حضرات نے اس کوشش کو مجموعی طور پر سراہا، اور استاذی المکرم حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ نے تو احقر راقم کے اس ارادہ عمل کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی، اور حجۃ الاسلام قدس سرہٗ کی لاجواب تصنیف "قبلہ نما" کو اسی ترتیب وتزئین سے شائع کرنیکی خواہش کا اظہار بھی فرمایا، حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس کا عربی اور انگریزی ترجمہ کرانا چاہتے تھے۔

الحمد للہ بزرگوں کی دعا کا ہی یہ اثر معلوم ہوتا ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ وبے علم کے واسطہ سے حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے علمی نوادر میں سے "مباحثہ شاہجہان پور" اور "میلہ خداشناسی" دار الاشاعت کراچی سے اور "تحذیر الناس" مکتبہ قاسم العلوم کراچی سے اس نئی ترتیب وتزئین کے ساتھ شائع ہو کر قبولیت حاصل کر چکی ہیں، اب اس سلسلہ کی کتاب "مناظرہ عجیبہ" مکتبہ قاسم العلوم کراچی شائع کر رہا ہے۔ "تحذیر الناس" کی "مناظرہ عجیبہ" کے نام سے یہ شرح حقیقۃً "تحذیر الناس" کو سمجھنے کے لئے ایک لازمی حیثیت رکھتی ہے، اسکی افادیت کا اندازہ تو مطالعہ کے بعد ہی ہوگا، آخر میں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ "مناظرہ عجیبہ" میں بھی اصل کتاب کی عبارت میں ذرہ برابر تقدیم وتاخیر اور ردوبدل نہیں کیا گیا، صرف پیراگراف بنا کر عنوانات کا اضافہ کیا گیا ہے اور عربی فارسی عبارتوں کا ترجمہ نیچے حاشیہ میں لکھا گیا ہے البتہ بعض جگہ "اوس" "اون" وغیرہ قدیم الفاظ "اُس" "اُن" وغیرہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور آخرت میں اسی قافلہ کے ساتھ بعثت فرمائے جسکی خوشہ چینی کی سعادت اس دارِ فانی میں عطا فرمائی ہے

وباللہ التوفیق

راجی رحمۃ ربہ الکریم

حسین احمد نجیب

رفیق دار التصنیف دار العلوم کراچی

اتوار ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ

محذور عاشر

نظیر خاتم بالفعل کا الزام!

خاتمیت زمانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجمع علیہ علماء امت ہے جسکی ضرورت سے قاسم کہتا ہے کہ یہ خاتمیت یوں بن سکتی ہے کہ ان چھ طبقہ والوں کو سابق خاتم مطلق ہے سمجھا جاوے مگر یہ نہ کہ ایسے ہی سمجھنا چاہئے تاکہ امکان نظیر ہاتھ سے نہ جائے کہ فعلیہ کے دعوے کی گنجائش بھی ہو سکے کہ اگر کوئی مخالف اجماع پہ کمر باندھے تو کہو کہ پہلے اور بعد کو موجود ہو گئے میں اثر ابن عباسؓ سے ثابت اور قاسم کا عالم اس سے مثبت ہے۔

جواب

انعقاد اجماع کے لئے ایک ضروری شرط!

مولینا! معلوم نہیں یہ اعتراض ہے یا عتاب ہے اعتراض کی تو کوئی بات اس میں سے نہ نکلی اگر نکلا تو غیظ و غضب ہی نکلا مولینا! خاتمیت زمانی اپنا دین ایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اس تہمت کے جواب میں ہم آپ پر اور آپ کے اہل ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں اور تہمتوں کا کیا ذکر ہے اگر ہم یوں کہیں کہ آپ کے کلام سے بوئے انکار افضلیت آتی ہے تو بروئے انصاف غلط نہیں مگر کیا کیجئے آیت :۔ لئن بسطت الی یدک یاد ہے۔

مولینا! کچھ انصاف بھی چاہئے اگر کوئی شخص یہ پوچھ بیٹھے کہ انعقاد اجماع کے لئے

احتمال وجود انبیاء بعد خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور ہے تاکہ اجماع سے اس احتمال کا ابطال ہو جائے مگر احتمال مذکور بعد تعیین وجود بنی آدم ہے سو اس زمین میں تو وجود آدم و بنی آدم مسلّم پر اور زمینوں میں تو بنی آدم کا ہونا ہی مسلّم نہیں جو اُن کی نسبت بھی آپ کی خاتمیت زمانی پر اجماع ہوا ہو تو ایسے شخص کے جواب میں ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ وجود نوع انسان طبقات سافلہ میں احادیث سے ثابت ہے وقت اجماع اہل اجماع کے تمام طبقات کے نوع انسانی پر نظر تھی پر آپ کیا جواب دیں گے۔

آپ تو فرماتے ہیں کہ طبقات سافلہ میں انسان کا نشان نہیں اس صورت میں بجز اس کے اور کیا کہئے گا کہ افراد مقدرۃ الوقوع کی نسبت بھی آپ کی خاتمیت پر اجماع منعقد ہولیا ہے لیکن آپ عنایت فرما کر اس کتاب کو ہمیں بھی تو دکھلائیں جس میں افراد مقدرۃ الوقوع اور انواع انسانی مقدرۃ الوقوع کا بھی ذکر ہے۔

مولینا! کچھ تو خیال فرمائیے درصورت ارادہ تاخر زمانی جملہ خاتم النبیینؐ قضیہ خارجیہ نہ ہوگا نہ مقدرۃ اس لئے کہ منجملہ افراد مقدرہ وہ افراد بھی ہیں جو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔

لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ

علی ہذا القیاس حضرت ابراہیمؑ فرزند دلبند سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بھی اسی قسم کا ارشاد ہے پھر معلوم نہیں افراد کی نسبت تاخر زمانی کیونکر بنے گا اور اہل اجماع نے کیا سمجھ کر اجماع کیا اور اسے بھی جانے دیجئے آپ خاتمیت مرتبی کو مانتے ہی نہیں خاتمیت زمانی ہی کو آپ تسلیم فرماتے ہیں خیر اگرچہ اس میں درپردہ انکار افضلیت تامہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم آتا ہے لیکن خاتمیت زمانی کو بھی آپ اتنا عام نہیں کر سکتے جتنا ہم نے خاتمیت مرتبی کو عام کر دیا تھا۔

حجیت اجماع حجیت قرآن سے کم ہے

وجہ اسکی یہ ہے کہ حجیّتِ اجماع بہر حال حجیّتِ قرآن شریف سے کم ہے اس لئے قرآن شریف کا عام اجماع کے عام سے اثبات عموم میں زیادہ نہ ہوگا تو کم بھی نہ ہوگا۔ قرآن شریف میں موجود ہے:۔

الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم[۱]

اور ظاہر ہے کہ یہاں تمام نوع انسانی مراد نہیں افراد معدود مراد ہیں سو اگر یہاں یہ عذر ہے کہ قرینہ خارجیہ مخصص ہے تو وہاں بھی قرینہ خارجیہ مخصص ہے۔

غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دین محمدیؐ بعد ظہور منسوخ نہ ہو علوم نبوت اپنی انتہا کو پہونچ جائیں کسی اور نبیؐ کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو یہ احتیاج باقی نہ ہے سو ظاہر ہے کہ یہ احتمال اگر ہے تو جب ہی ہے جب کہ انبیاء مفروض الوجود بعد زمان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا فی زمان محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اس زمین میں پیدا ہوں کیونکہ ان کی گنجائش ہے اور اگر فرض کرو کسی اور زمین میں کوئی اور نبی معاصر خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو یا بعد زمان خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوں تو نہ اس تک کسی کو رسائی میسر نہ یہاں کے باشندوں کو اس کے اتباع کی گنجائش پھر کاہے کے لئے ان کی نسبت آپ کو بعد میں پیدا کیجئے اور کاہے کے لئے اس پر اجماع منعقد کیجئے ہاں قطع نظر غرض مذکور کے اگر محض تاخر زمانی بالذات موجب افضلیت ہوتا تو البتہ ایک بات بھی تھی مگر آپ ہی نہیں بلکہ اور سب خوب جانتے ہیں کہ محض تاخر زمانی موجبات افضلیت میں سے نہیں

---

[۱] وہ لوگ جنکو لوگوں نے کہا کہ لوگ تم پر حملہ کے لئے جمع ہو گئے ہیں تم ان سے ڈرو

اگر ہوتی بھی تو اولیت ہوتی مولینا! ہماری غرض کے قبول کرنے میں ساری باتیں ٹھکانے لگ جاتی ہیں اور آپ کے طور پر ایک مدعا بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

میری غرض اس کہنے سے کہ خاتمیت زمانی یوں بن سکتی ہے کہ ان چھ طبقہ والوں کو سابق خاتم مطلق سے سمجھا جاوے ان لوگوں کا اسکات تھا جو خاتمیت زمانی مراد لیں اور پھر اثر مذکور کو مخالف آیت سمجھیں ظاہر ہے کہ موافق بعض تقریرات گذشتہ نبی کنبیکم بھی مثل جملہ آدم کآدم کے حکم بیان واقعہ گذشتہ ہو سکتا ہے پھر اس اثر کا معارض خاتم المرسلینؐ کہنا کیونکر روا ہے۔

گذارش احوال واقعی

الغرض بطور جواب یہ احتمال بتلایا تھا بطور اظہار اعتقاد یہ گذارش نہ تھی جو آپ کہتے ہیں یوں کیوں نہ کہا کہ ایسا ہی سمجھنا چاہیئے اپنے اعتقاد کا حال تو اول تحذیر میں عرض کر چکا تھا جس میں سے تقریر ثانی کی موافق خاتمیت زمانی علی الاطلاق منجملہ مدلولات مطابقی لفظ خاتم ہو جائے گی بایں ہمہ اگر مجھ سے اس باب میں تقصیر ہوئی تو میں بلا دقت اب اس کو کہتا ہوں پر آپ سے جو بوجہ انکار توسط عروض محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بالیقین انکار افضلیت تامہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم آیا اسکی تلافی تو بلا رجوع اور اعتراف غلطی سابقہ ممکن ہی نہیں۔

مولینا! فضلیت کے دعوے کی تو آپ یونہی تہمت لگاتے ہیں تاہم برا نہیں مانتے پر امکان نظیر کی بات مسلم لیکن آپ نے یہ خیال نہ فرمایا کہ خاتمیت زمانی سے امکان نظیر کیونکر ہاتھ سے جاتا رہے گا جو میں جزئا نہ کہتا اور یوں ہی احتمال نکال کر ٹال جاتا۔

مولینا! ہمارے دلائل ایسے پوچ نہیں اور نہ ہم اپنے دعوای میں ایسے حیران جو موقع

مثل مشہور الغریق یتعلق بکل حشیش آپ کی طرح ایسی نحمی دلیلیں بیان کرتے اور ایسی باتوں سے سہارا لیتے امکان نظیر تو مولٰینا! ایسے دلائل سے کہ آپ تنہا تو کیا اگر تمام گروہ مدعیین امتناع بھی اکٹھے ہوں تو ان شاء اللہ تعالیٰ جنبش نہ آئے اگر چھیڑ چھاڑ اپنا شیوہ تھا تو ہم آپ سے اول اسی مسئلے میں نبٹتے پر کیا کیجئے اپنی کم گوئی اور یکسوئی اوروں کی جرأت کا باعث ہوگیا پر اپنا یقین اوروں کی ہدایت کا سبب نہ بنا آپ کی صلاحت طبع اور انصاف کا کسی قدر سننے سنانے معتقد ہوں موافق الدین النصیحۃ یہ گذارش ہے کہ مولٰینا! عقیدہ کی بات ہے خدا تعالٰے کی قدرت کو تہمت استحالہ ذاتی بٹہ نہ لگایئے زیادہ کیا عرض کروں آپ کے عشرۂ کاملہ کا نقصان تو ظاہر ہو ہی گیا پھر کا ہے کے لئے قلم گھسایئے پر یہ گذارش مناسب وقت ہے کہ کامل تو یہ اعتراض ہیں جو سراسر ناقص ہیں ناقص کتنے ناقص ہوں گے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ط

حصّہ دوم مکتوبات

مکتوب اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از فقیر محمد عبد العزیز عفا اللہ عنہ

بخدمت منبع العلوم والمکارم بل للعلماء خاتم جناب مولوی محمد قاسم صاحب دام ظلہم

السلام علیکم وعلی من اتبع الھدٰی من لدیکم

آپ نے جو رسالہ تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباسؓ تحریر فرمایا ہے اس عرصہ میں نظر فقیر سے گذرا تو اس پر بہت شبہات و محذورات وارد بر ذہن ناقص ہوئے کچھ کا جواب تو آپ کے جواب سے جو مولوی محمد علی[۱] صاحب نزیل دہلی کے سوالات کا تھا ہوگیا مگر اکثر باقی رہ گئے اس واسطے استفسار ضرور ہوا امید کہ جواب سے مشرف فرمایا جائے۔

خاتم بمعنی موصوف بالذات پر اعتراضات

اوّل ـــــ یہ کہ خاتم کے معنی موصوف بالذات جو آیت خاتم النبیین میں آپ کے نزدیک راجح ہیں اور بمعنی آخر النبیین مرجوح پس ایسا خاتم النبیین جو مطلق تمام افراد کا خاتم اور منبع فیض ہو دوسرا ممکن ہے یا ممتنع بالذات یا بالغیر اسکی تصریح اس رسالہ میں نہیں اگرچہ اتنا تو موجود ہے کہ جب خاتم کے یہ معنی ٹھہرے تو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہہ سکتے۔

[۱] جناب مولانا محمد علی مونگیری مراد ہیں۔ صد افسوس کہ حجۃ الاسلام کی اس تحریر کی اشاعت بھی نہ ہو سکی ۱۲ مجیب

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ممتنع ہے مگر تعیین بالذات یا بالغیر کے نہیں اور جو شق اختیار کریں اس کے معنی مرادی کی تصریح فرما دیں تاکہ حاجت استفسار کی نہ رہے واسطے فی العروض اور موصوف بالذات غیر مکتسب من الغیر کا سا حال نہ ہو کہ آپ نے معنے لغوی مراد لئے اور ہم اصطلاح اہل علم کے خیال میں رہے آپ نے من الغیر سے مراد من المخلوق رکھی ہم بقرینۂ تشبیہ من واجب الوجود سمجھے اس واسطے اصطلاح خاص پر مطلع کرنا ضرور ہے

دوسرے۲ ـــــ یہ کہ خاتمیت سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی تو آیت خاتم النبیین سے بعبارت النص ثابت ہے اور منبع فیض جمیع انبیاء سابقین ولاحقین ہونا آیۃ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین اور حدیث علمت علم الاولین والآخرین سے آپ کے نزدیک دلالۃً یا اشارۃً سمجھا گیا بر تقدیر تسلیم اس مجموع سے یہ حاصل ہوا کہ حضرت خاتم بمعنے منبع فیض انبیاء علیہم السلام سابقین ولاحقین کے ہیں جو مدلول اولین وآخرین کا ہے جیسے کہ خاتم بمعنی آخر الانبیاءؑ کے بھی ہیں۔ جو مدلول مطابقی خاتم النبیین کا اور آپ کے نزدیک مرجوح ہے اور آپ کا اقرار ہے کہ اس معنی میں کسی کو آنحضرت ؐ کا مماثل نہیں کہہ سکتے۔

پس صاف ظاہر ہے کہ مماثلہ مطلقہ جو مدلول اثر ابن عباسؓ ہے مخالف مدلول آیت خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ہے پس سوائے مبتدع کے کس مسلمان کو جرأت ہے کہ کسی نبی کو مماثل خاتم مطلق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہے اور انبیاء تحتانی میں جو آپ خاتمیت ثابت کرتے ہیں ۔

اول تو ثابت نہیں ہو سکتے اس لئے کہ مثلہن کی صحت اطلاق کے واسطے مماثلہ فی العدد وفی التباعد وفی العمارۃ وفی نزول الامر بینہن کافی ہے حاجت اثبات انبیاء

کی بھی نہیں چہ جائے کہ خاتم ہوں اس واسطے اگر آسمانوں میں انبیاءؑ اور خاتم ہوتے تو زمینوں میں بھی ثابت ہوتے جب کہ نہیں پس نہیں۔

ثانیاً اگر خاتمیت اضافیہ ثابت بھی ہو تو متنازع فیہا نہیں جو لوگ نظیر اور مماثل نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ممتنع کہتے ہیں وہ مماثل فی الخاتمیت المطلقہ مراد لیتے ہیں ان کے مقابلہ میں صرف یہ نام کی خاتمیت اور نبیوں میں ثابت کرنا کیا نفع دیتا ہے بجز اسکے کہ مدعیان مماثلۃ وامکان نظیر بل تحقق نظیر پھولے نہ سمائیں کہ ہمارے مولوی صاحب نے چھ خاتم مماثل اور نظیر ثابت کر دیئے بحکم الغریق یتعلق بکل حشیش اگرچہ دل میں تو سمجھیں گے کہ نظیر ہونا تو کیا خاتم ہونا بھی ابھی ثابت نہیں ہوا مگر غنیمت ہے سر اٹھانے کو جگہ تو ملی آنسو پوچھ گئے اگرچہ خوبی تو اس میں تھی کہ مثلہن بھی کلام الٰہی تھا اپنی اطلاق پر رہتا اور مماثلہ مطلقہ ثابت ہو جاتی مگر کیا کیجئے شاید مولوی صاحب تکفیر مخاصمین سے ڈرتے ہیں۔

تیسرے۳ ـــــ یہ کہ خاتم بمعنے آخر الانبیاء مطلقاً مجمع علیہ امت ہے اور آپ کے نزدیک بھی اس پر اجماع منعقد ہو گیا ہے۔ اور حدیث لا نبی بعدی جس کا متواتر المعنی ہونا مسلّم آپ کا بھی ہے اُس کی مؤید ہے پھر خلاف حدیث اور اجماع کے اور آیت خاتم النبیین کے خاتم کے معنے ایسے لکھے جس سے چھ نبی خاتم کیا ہزار دو ہزار بلکہ دو لاکھ خاتم کا بھی بعد خاتم مطلق کے ہونا جائز ہو جائے بلکہ بہتر ہو تاکہ فضیلت بڑھ جائے۔

کیا اس کو ابتداع نہیں کہتے کیا ایسا شخص پورا سنی رہ جاتا ہے کیا اس کو تغیر بالرائے نہیں کہتے۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا
من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل اللہ فلا ہادی لہ

چوتھے ـــــــ یہ کہ اثر ابن عباسؓ کا مضمون جب کہ مخالف اطلاق عموم آیت وخاتم النبیین بالمعنی المسلم وبالمعنی المجمع علیہ ہر طرح ہے جیسا گذرا پس منقطع بانقطاع معنوی ہو گو صحیح ہو قابل احتجاج وعمل نہیں نظیر اسکی حدیث

لاصلوٰۃ اِلا بفاتحۃ الکتاب[1]

ہے کہ باوجود صحت کے معمول بہ حنفیان نہیں بسبب مخالفت عموم

فاقرءوا ما تیسر من القرآن[2]

کے بالفعل ان ہی مسلمات پر کفایت کی اور دلائل موصوفیت بالذات وبالعرض پر جو شبہات وارد ہوتے ہیں ان سے بسبب عدیم الفرصتی کے اعراض کیا بعد الفرصت عرض کروں گا انشاء اللہ العزیز۔

---

[1] فاتحۃ الکتاب یعنی سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

[2] قرآن میں سے جو تمہارے لئے آسان ہو پڑھو۔

جوابِ مکتوبِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کمترین خلائق ناکارۂ روزگار محمد قاسم غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ جامع کمالات ظاہری وباطنی مولانا محمد عبدالعزیز صاحب دام ظلہ کی خدمت سراپا برکۃ وافادۃ من بعد سلام و نیاز کے عرض پرداز ہے۔

عذرِ تقصیر

کچھ اوپر بیس دن ہوئے آپ کے محذورات عشرہ مولوی فخر الحسن صاحب کی معرفت انبہٹہ میں میرے پاس پہونچے جی میں آیا کہ جواب لکھئے مگر اول تو اپنی وہی ہمیشہ سے مانع تحریر رہے گاہ وبیگاہ احباب واقارب کا تقاضا یا کسی بزرگ کا اشارہ ہوا تو بناچاری بہت پیچ تاب کھا کر اپنی تضیع اوقات کرے ورنہ اپنے آپ کبھی شوق تحریر باعث تحریر نہیں ہوتا دوسرے ایک عرصہ سے یہ ہیچمیدان کچھ ایسا پریشان ہے کہ دل ٹھکانے نہیں سرگردانی کا یہ عالم ہے کہ دن کہیں رات کہیں۔

محذورات عشرہ کے پہونچنے کے بعد پندرہویں سولھویں دن کلبۂ احزان میں آ... آیا تو ایک دو روز تو بعض مہمانوں کی مدارات ومواسات میں گذری تیسرے دن بعد ظہر ... کر بیٹھا تو شام ہی کو پھر دیوبند کی سوجھی یہاں آکر پرسوں اوقات مختلفہ میں بیٹھ بیٹھ کر ... لکھا کر تمام کیا ہی تھا جو کل آپ کا والا نامہ میرے افتخار کا باعث ہوا مگر کھول کر دیکھا ... وہ بھی طومار اعتراضات ہی تھا وحشت سابقہ فرو ہونے نہ پائی تھی کہ ایک اور سامان وحشت کھڑا ہوگیا۔

جی میں کہتا ہوں کہ یارب کون سی تقصیر تھی
جس کے بدلے دوست میری دھجیاں لینے گئے

بحث و مباحثہ کا نام ہی سنا کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کس کو کہتے ہیں تحذیر الناس کی بدولت یہ دن بھی دیکھ لئے۔

مولینا! میری کیفیت حال شاید آپ نے سنی ہو فتوی لکھنا تو کجا مہر و دستخط کرنے کا بھی اتفاق نہیں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسائل فقیہہ سے مس نہیں فرائض سے واقف نہیں ہاں احباب و اقارب کے خطوط کا جواب لکھ دیا کرتا ہوں۔

تحذیر الناس کی تالیف!

مولوی محمد احسن صاحب میرے بڑے بھائی ہوتے ہیں در بارۂ تعارض اثر معلوم و جملہ خاتم النبیین مجھ سے استفسار فرمایا ان کے ارشاد کے جواب میں پہلو تہی نہ کر سکا جو اپنا مافی الضمیر تھا لکھ بھیجا انہوں نے اس کا نام بھی رکھ دیا اور چھاپ بھی دیا قش پر میرے نام بھی لگا دیا خیر اس وقت تک تو اس نیاز مند کو ذ یقین سے امید توافق ہی تھی تبتا ن اثر کے تو آنسو پوچھ گئے یعنی اثر مذکور بندۂ گنہ گار نے تسلیم کر لیا اگرچہ دعوے مساوات کلی شش امثال کو باطل کر کے اسکی جگہ فقط تطابق نقشہ کمالات اختیار کیا او منکران اثر سے انکار مساوات کلی میں مساوی رہا بلکہ وہ افضلیت ثابت کی کہ بعد خدائے تعالی اور کسی کو ثابت ہی نہیں ہاں اگر اندیشہ تھا تو اس کا اندیشہ تھا کہ اس تفسیر کو تفسیر بالرائے سمجھیں گے یا کسی قدر بعض اور مقامات پر لوگوں کے کھٹکنے کا اندیشہ تھا جس میں سے مخالف مقصود رسالہ تھا تو اندیشہ اول تھا اس لئے تفسیر بالرائے کی تفسیر بھی آخر تحذیر میں لکھ دی باقی اور شبہات مقدرہ کے لئے مواقع شبہات کے آس پاس ایسی قیود لگا دیں جن کو اہل فہم دیکھیں تو متامل نہ ہوں۔

مگر بس پر یہ شور اٹھا کہ خدا کی پناہ یہ ناکارہ تو سب چھک پو بھول گیا الٹی از ار گلے میں آگئی احسان کے بدلے الزام نقصان لگانے لگے مولینا! جائے انصاف ہے یہ نے کون سے عقیدۂ مسلمہ کو توڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں میری تحریر سے کیا نقصان آگیا ہاں اثبات افضلیت کا دم بھروں تو آپ ہی فرمائیں کیا جھوٹ ہو گا مصرع

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

ایک دردمندانہ گذارش!

اپنے زمرہ میں سے تو آپ کسی کو بتلائیں کہ یہ افضلیت اس نے ثابت کی ہو ہاں بے وجہ کا شور و دعوئے افضلیت اگر دعوی مدلل سے بڑھ سکتا ہے تو البتہ وہ لوگ جن کو نہ خدا کی خدائی سے مطلب نہ اسکی قدرت پر کچھ نظر اگر ہے تو دعوے امتناع نظیر محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ورد زبان ہے، توحید خداوندی کو منسوخ کر کے توحید محمدی پر ایمان ہے، بالیقین ہم سے بڑھی ہوئی ہیں مگر اہل انصاف اور فہم کے نزدیک یہ بڑھ جانا اگر ہے تو اسی قبیل کا ہے جس طرح نصاریٰ محبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اہل اسلام سے بڑھے ہوئے ہیں خدا جانتا ہے کہ میں کسی کی تکفیر نہیں کرتا مگر ہاں اس بات میں تمثیل مدنظر ہے کہ وہاں جیسے دعوے بے دلیل اور پھر خلاف واقع تو اس پر مستلزم توہین سبوح و قدوس ایسے ہی یہاں بھی دعوے افضلیت اور دعوے امتناع نظیر دعوے بے دلیل اور پھر خلاف واقع اور موجب توہین خداوندی کا محبت اخوت ایمانی کا یہ تقاضا ہے کہ آپ سے اس مسئلہ میں التماس غور کروں جب

اس عقیدہ کی خرابی پر نظر پڑتی ہے بے اختیار جی تڑپ جاتا ہے، برادران اسلام کے نقصانِ دین و ایمان پر دل لوٹ جاتا ہے مگر اپنا سا منہ لے کر رہ جاتا ہوں جی میں کہتا ہوں کون سنتا ہے کس کو سنایئے جس کی خیر خواہی کروں گا وہی کاٹ کھانے کو دوڑیگا، خیر خواہی کی یعنی مباحثہ سر دھرنا پڑے گا ناچار چپ ہو رہتا ہوں۔

مگر آپ کے انصاف پرستی کا سنے سنائے معتقد ہوں اور نیز عنایت نامہ سامی میں یہ بات دیکھ کر کہ جوابات سوالات مولوی محمد علی صاحب کو دیکھ کر بعض شبہات رفع ہو گئے یہ ناکارہ آپ کے انصاف کا اور بھی دیوانہ بن گیا اسلئے بکمال عجز و نیاز یہ گذارش ہے آپ اس کو عند اللہ چھیڑ چھاڑ نہ سمجھیں تہ دل سے یہ عرض کرتا ہوں خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ[1]

آپ ہادی مطلق سے بکمال اخلاص دعا مانگیں کہ در بارۂ امکان و امتناع نظیر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور نیز در بارۂ اثر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو کچھ حق ہو مجھ پر واضح ہو جائے اور نیز اسکے ساتھ اللہ تعالےٰ سے عہد کریں کہ بعد وضوح انشاء اللہ تعالےٰ ظاہر و باطن میں حق ہی کو اختیار کروں گا اور اپنے زمرہ کے ملامتوں سے نہ ڈروں گا اظہار حق میں دریغ نہ کروں گا۔

اگر آپ بکمال اخلاص خدا تعالیٰ سے التجا کریں گے تو میں امید قوی رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اور آپ متفق ہو جائیں گے اور میں بھی انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہی کروں گا آپ دعا مانگیں کہ خدا تعالیٰ ہم کو اور آپ کو ضلالت سے بچائے اور راہ راست دکھائے قطع نظر حصول مطلوب سے اس صورت میں یہ بڑا نفع ہے کہ میرے آپکے اوقات خراب

---

[1] جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کے لئے اپنے راستے کھول دیتے ہیں۔

نہ ہوں گے اتفاق جو عمدہ مقاصد دین میں سے ہے نصیب ہو جائے گا ورنہ تحریر کا دامن بہت فراخ ہے۔

یہ کیسی دوستی ہے؟

باوجودیکہ میں نے کوئی بات موجب توہین شان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ کہی تھی، کہی تھی تو وہ بات کہی تھی کہ در بارہ اثبات افضلیت کسی ایک وہی سنے کبھی ہوگی بس پر ابنائے روزنے یہ تماشہ بتلائی ہے کہ ساری تن آسنیاں بھول گیا دامن چھوڑ انا مشکل پڑ گیا خدانخواستہ اگر کوئی کلمہ موہم توہین بھی میرے منہ سے نکل جاتا تو خدا جانے کیا حال بناتے میں نے غلط کہا توہین والے آج کل سرخرو ہو بیٹھے، تعظیم والوں کی جان کو بن گئی۔

مجھ کو اس وقت ایک **حکایت** یاد آئی کسی امیر جاہل کے کچھ ایسے ہی نیم ملا سے منشی تھے اس امیر کے نام کے ساتھ بہادر تو نہ لکھا بجاور لکھ گئے دوسرے منشی جو اتفاق سے آئے تو اپنی فروغ کے لئے اس منشی کی یہ غلطی نکال کر لائے وہ امیر منشی اول پر بہت خفا ہوئے تو وہ منشی کیا کہتا ہے جناب عالی کمترین تو بغرض تعظیم آپ کو بجاؔ بڑی "ے" سے لکھتا ہے یہ منشی چاہتا ہے کہ آپ کی قدر گھٹ جاوے بڑی "ے" کی جا چھوٹی "ی" ہے، لکھی جائے امیر صاحب کو یہ جواب پسند آیا اور منشی ثانی ہی کو نکلوا دیا۔

سو اس زمانہ کی قدر شناسی کچھ اسی قسم کی نظر آتی ہے، جتنے موجب افضلیت تھے کچھ ایسے برے لگتے ہیں کہ اعتراض پر اعتراض چلے آتے ہیں اور جو معنی کہ موجب افضلیت نہیں بلکہ آثار موجبات افضلیت ہیں اور لوازم وجود موجبات افضلیت میں سے ہیں، ایسے مقبول، یہ مثال فقط اسبارہ گی وغیرہ گی معینین اور قبول کمترا اور عدم قبول افضل ہے بجمیع الوجوہ مثال نہیں جو اس کو منجملہ تعریفات توہین مفسرین کبار قرار دے کہ کوئی صاحب خم ٹھوک

[illegible]

ان دونوں معنوں میں مجھ سے پوچھئے تو فرق ظہر و بطن ہے جسکی طرف حدیث

لکل آیۃ ظہر و بطن[1]

مشیر ہے سو ظہر اور بطن میں اگرچہ اتنا فرق نہیں ہوتا جتنا سجاد اور بہادر میں ہے پر لاریب خوبی اور عدم خوبی میں شریک ہیں شمل سجاد ری نہیں جو جہل علاء کبار پر دلالت کریں، ہاں بعد استماع معنیین معنی اوّل پر بے وجہ بحث کرنا البتہ اسی امیر کا سا بجاد کو تسلیم کر لینا اور بہادر کو رد کرنا ہے۔

خاتمیت من کل الوجوہ کا ثبوت

مولانا! معنے مقبول خدام والامقام کو اگرچہ معنے مختار احقر کے سامنے دربارہ اثبات افضلیت کچھ نسبت ہے نہ کچھ مناسبت کیونکہ تاخر زمانی افضلیت کے لئے موضوع نہیں افضلیت کو مستلزم نہیں افضلیت سے اس کو بذاتِ خود کچھ علاقہ نہیں اگر ہے تو بلحاظ امور دیگر ہے لیکن معنی مختار احقر سے باطل نہیں ہوتے ہیں ثابت ہوتے ہیں اس صورت میں بمقابلہ تضایا قیاساً متعلقہا اگر منجملہ قیاسات تضایا بامعنا معنے مختار احقر کو کہئے بلکہ اس سے بڑھ کر لیجئے صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر صفحہ یازدہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر لکھی ہے جس سے خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالۃ مطابقی ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا ہے، چنانچہ شروع تقریر سے سو پہلی صورت میں تو تاخر زمانی بدلالت التزامی ثابت ہوتا ہے اور دلالت التزامی اگر دربارۂ توجہ الی المطلوب مطابقی سے کمتر ہو مگر دلالت ثبوت اور دل نشینی میں مدلول التزامی مدلول مطابقی سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے کہ کسی چیز کی خبر تحقق اس کے برابر نہیں ہو سکتی کہ اسکی وجہ اور علت بھی بیان کی جائے اگر کسی شخص کو کسی عہدہ پر ممتاز فرمائیں تو اور امیدوار

---

[1] ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

قبل ظہور وجہ ترجیح بیشک غل مچائیں گے اور بعد وضوح وجہ علت پر مجال دم زدن باقی نہیں رہتی اور تو حضرات ملائکہ نے فقط انی جاعل فی الارض خلیفۃ[1] سنکر کیا کیا کچھ نہ کہا حالانکہ یہ قول کسی ایسے ویسے سے نہ سنا تھا خدا وند عدل سے سنا تھا مگر بعد ظہور وجہ ترجیح۔

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم[2]

ہی کہے بنی خیر بات کہیں کی کہیں جا پڑی۔

حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یوں کہئے منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے اور نبیوں کی نبوّت پر ایمان ہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا یہی وجہ ہے کہ ان کو دربارۂ نبوّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستفید کہا ہے بروئے تحقیق سب برابر ہو جاتے اور کسی کو کسی پر افضلیت نہ رہتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور نبی کو ماننا پڑتا۔

چنانچہ بعد ملاحظہ عرض کمترین جو دربارۂ موجبات افضلیت جوابات محذورات عشرہ میں لکھ چکا ہوں، یہ عقدہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط توجہ وانصاف وکار فرمائے فہم حل ہو جائیگا۔ پھر معلوم نہیں آپ کو اتنا رنج کیوں ہے اس بات میں کونسا عقیدہ مسلم میرے قول سے باطل ہو گیا کون سا رخنہ دین محمدی میں پڑ گیا ہاں یوں کہئے میرے محاکمہ سے عقیدۂ افضلیت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم درست و محکم ہو گیا مدعیان مساوات کلی کو جو بوسیلۂ اثر معلوم یہ دعوے تھا مجال دم زدن باقی نہیں رہی

---

[1] میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔
[2] تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے سکھایا ہے یقیناً تو جاننے والا اور حکمتوں والا ہے۔

ثبوتِ افضلیت کیلئے حدیث و اجماع کی ضرورت

البتہ عرض احقر قبول نہ کیجئے تو پھر مدعیان افضلیت
بعد اختیار خاتمیت زمانی بھی اس اثر کو باطل نہیں کر سکتی کیونکہ جملہ اسمیہ کی صدق کے لئے
کچھ زمان حال ہی ایسے مواقع میں ضرور نہیں زمان ماضی بھی کافی ہے چنانچہ

ادم کادمکم و نوح کنوحکم ... اشا محمد افضل الکونین

وغیرہ جنکی موضوعات زمانہ ماضی میں تھی اور ان کی تسلیم میں کسی کو گنجائش انکار نہیں
اس پر شاہد ہیں اور جب اثر مذکور باطل نہ ہوا تو پھر مدعی شش امثال کا منہ روکنے والا کون ہے
ہاں یہ اثر ضعیف الاسناد ہو تو مدعیان افضلیت کو کہنے کی گنجائش تھی۔

اب آپ خدارا بے رو و ریا ہو کر فرمائیے آپ یا اور صاحب جو اس کمترین پہ
دانت پیستے ہیں اس شبہ کا جواب دے سکتے ہیں بلکہ ایسی صورت میں تو ملحدوں کو انبیاء
سابقین اور اولیاء لاحقین میں سے جس کو چاہیں افضل کہنے کی گنجائش ہے کیونکہ تاخر زمانی
سے بالبداہتہ افضلیت ثابت نہیں ہو سکتی کوئی اور ایسی نص کلام اللہ میں موجود نہیں، جو موجود
ہیں ان سے ثبوت افضلیت معلوم، اور اگر کوئی آیت ہو بھی تو مجھ کو توقع نہیں ہمارا آپ کا
ذہن وہاں تک پہونچے۔ بجز اس کے کہ حدیث یا اجماع کی طرف رخ کریں اور کیا ہوگا۔

لیکن آپ جانتے ہیں مسئلہ رویہ اور مسئلہ تقدیر سے بڑھ کر یہ مسئلہ احادیث
و اجماع اہل سنت سے ثابت نہیں ہو سکتا جب انہیں مسائل کا انکار ہو چکا ہو تو اس باب
میں اجماع اور حدیث کی وہ لوگ کاہے کو سنیں گے با ایں ہمہ کلام اللہ کا یقیناً تا تحقیق ... کہنا
ہی کیا ہوا۔ الغرض معنے مختار احقر سے کوئی عقیدہ باطل نہ ہو گیا بلکہ وہ رخنہ جو درصورۃ اختیار

تاخر زمانی و انکار و منع خاتمیت مرتبی پر پڑتا نظر آتا تھا بند ہو گیا پھر تس پر خاتمیت زمانی
بھی مدلول خاتم النبیین رہی البتہ دو شقوں میں سے ایک شق پر تو مدلول التزامی اور دوسری
شق پر مثل انسان و فرس وغیرہ انواع حیوان یا مثل نجاست ظاہری و نجاست باطنی
انواع رجس مدلول مطابقی، با ایں ہمہ پھر آپ کیوں مجھ سے الجھتے ہیں یہ بات تو قابل شکر
تھی نہ لائق شکایت۔

اور اگر بالفرض طریقہ مختار احقر سے یہ مطلب ثابت نہ ہوا تھا تو کوئی عقیدہ باطل
بھی نہیں ہوا تھا اگر کرنا تھا تو آپ کو افسوس ناتمامی تقریب احقر کرنا تھا اور اگر بن پڑتا
تو اتمام تقریب احقر ضرور تھا میں اب تک یہ حیران ہوں کہ مدعیان محبۃ نبوی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کس لئے بر سر پرخاش ہیں سے

کیوں خون کے پیاسے ہو تم ایجان ہماری ۔۔ اپنا تو کبھی قطرۂ آنسو نہ بہا تھا

مولانا! عرض احقر اگر ناگوار ہوتی تو ان لوگوں کو ناگوار ہوتی جنھوں نے دلیل دعوائے امکان نظیر میں اس حدیث
کو پیش کیا تھا اور غرض ان کی یہ تھی کہ منکر تو امکان ہی کے منکر تھے یہاں فعلیت موجود
ہے بطور احقر ان کی دلیل بے کار ہو گئی ان کا شیخ چلی کا سا گھر بنا بنایا ڈھے گیا برا مانتے
تو وہ مانتے لڑنے کو دوڑتے تو وہ دوڑتے آپ کے مکان کی کونسی اینٹ گر گئی تھی جو
یہ دوڑ دھوپ ہے۔

مولانا! اس تقریر سے وجہ اختیار و اظہار و اخبار معنی مختار قاسم گنہگار آپ
پر خوب روشن ہو جائیں گے اور انشاء اللہ تعالے اب آپ شکر ہی کریں گے شکایت نہ
کریں گے اور اگر اتفاقاً لغزش لفظی ہوئی ہوگی تو نظر نہ کریں گے اصل مطلب کی صحت پر نظر فرمائیں گے
کیونکہ مسامحات لفظیہ سوا خدا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کس سے نہیں ہوئی اور کس کس سے نہ ہوں گی
ہمہ دان نہیں ہیچمدان ہوں دانا نہیں نادان ہوں ہاں حضرت پیر و مرشد دستگیر کی دستگیری اور

اور حضرت استاذؒ علیہ الرحمۃ کی کفش برداری کی بدولت کوئی ٹھکانے کی بات کبھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

پر کیا کیجئے گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ایسے اختلافات کے زمانہ میں جس میں ایک طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ہاتھ سے جاتی ہے اور ایک طرف خدا کی اعجوبہ کاری کے سوا صحابہ کرامؓ اور محدثینؒ عظام بلکہ خود حضرت خاتم عالی مقام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب نظر آتی ہے اگر ایسے فیصلہ کی نہ کیجئے تو دین میں رخنہ اہل دین کا نقصان اور اگر کیجئے تو آپ سے عنایت فرمایوں سیدھی الٹی سنانے کو تیار ہیں جس سے عوام اہل اسلام کے نزدیک بات کا اعتبار گیا سو گیا اور ایک نزاع عظیم کھڑا ہو گیا جس سے کفار و اہل بدعت کو ہنسنے کا موقع ملا اور آپس میں بجائے محبت ایمانی او رعداوت نفسانی اور خلش شیطانی کھڑی ہو گئی۔ خیر بجز اسکے اور کیا کیجئے

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ

اس لئے اس دل آزردہ کو تحریر جواب نامہ خصوصًا جواب محذورات سامی سخت ناگوار تھا پر کیا کرتے ہیں دنیا بامید قائم فہم و انصاف اصل طبیعت انسانی ہے شاید وقت تعصب وسخن پروری نہ ہو اور سخن حق مقبول ہو جائے یہ دعا مانگ کر ہے

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

بنام خدا جواب محذورات مندرجہ نامہ والا عرض کرتا ہوں پہلے اول محذورات سامی کو

۱؎ اللہ ہی مددگار ہے تمہاری مدبیروں کے مقابلے میں۔

۲؎ اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو زنگ آلود نہ کر دے ہدایت دینے کے بعد اور ہمیں اپنی رحمت کی پناہ میں لے لے یقینا تو عطا کرنے والا ہے بے حساب۔

محذور اوّل

دوسرا خاتم النبیین ممکن ہے یا ممتنع بالذات و بالغیر

جو واقع میں ایک سوال ہے کوئی محذور نہیں خاتم کے معنے موصوف بالذات جو کہ خاتم النبیین میں آپ کے نزدیک راجح ہیں اور بمعنے آخر النبیین مرجوح پس ایسا خاتم النبیین جو مطلق انبیاء کا خاتم اور منبع فیض ہو دوسرا ممکن ہے یا ممتنع بالذات و بالغیر۔ اسکی تصریح اس رسالہ میں نہیں اگرچہ اشارۃ [illegible] سمجھے کہ

رہ حبیب یہ معنے ٹھہرے تو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق میں سے مماثل نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہہ سکتے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ممتنع ہے مگر تعیین بالذات یا بالغیر کے نہیں اور جو شق اختیار کریں اسکے معنی مرادی کی تصریح فرمادیں تاکہ حاجت استفسار کی نہ رہے واسطہ فی العروض اور موصوف بالذات غیر مکتسب من الغیر کا سا حال نہ ہو کہ آپ نے معنی لغوی مراد لئے اور ہم اصطلاح اہل علم کے خیال میں رہے آپ نے من الغیر سے مراد من المخلوق رکھی ہم بقرینہ تشبیہ واجب الوجود عام سمجھے اس واسطے اصطلاح خاص پر مطلع فرمانا ضروری ہے۔
